سوال

(22) تفصیلات سننے کے بعد فتویٰ لگائیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مساجد میں قائم کچھ مذہبی تنظیمیں جو مسلمانوں کے بعض فرقوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ مثلاً وہ جماعتیں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کی صحت اور ضعف) کے متعلق عقل کی معیار بناتی ہیں اور اس طرح ہزاروں صحیح حدیثوں کا انکار کردیتی ہیں۔ بعض جماعتیں اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کو ان کے ظاہری معنوں سے ہٹا کر ان کی دوسری تشریح کرتی ہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں ''پہلوں (کا موقف) زیادہ پختہ تھا۔ لیکن بعد والوں (موقف) زیادہ علم والا ہے۔ ''انہوں نے یہ بات مشہور کررکھی ہے کہ ''اللہ ہر جگہ موجود ہے''اس کے علاوہ اور بھی جماعتیں ہیں۔ انہوں نے اپنی اپنی مسجدیں بھی بنارکھی ہیں۔ کیا ان مساجد میں ایسا عقیدہ رکھنے والے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟

ان میں سے کسی مسجد کا امام یہ ظاہر کرے کہ وہ اس قول سے رجوع کرتا ہے تو کیا مجھے اس سے یہ مطالبہ کرنا چاہئے کہ وہ اس جماعت سے علیحدگی اختیار کرے یا میں اس بات کو صحیح مان لوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص ان صحیح احادیث کا انکار کرتا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور ان کی تکذیب ہے، وہ غلطی پر ہے اور گناہ گار ہے۔ جہاں تک اس کے کافر ہونے کا تعلق ہے تو اس میں کچھ تفصیل ہے۔ جو شخص ان احادیث وآیات کی تاویل کرتا ہے جن میں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور صفات مقدسہ بیان ہوئی ہیں اور ان کے ظاہری معنی کو چھوڑ کر دوسرے معنی مراد لیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ ''سلف کا مذہب زیادہ پختہ اور سلامتی والا ہے لیکن متاخرین کا علم زیادہ ہے'' اس شخص کی یہ بات غلط ہے کہ متاخرین کا علم زیادہ ہے۔ کیونکہ سلف صالحین (صحابہ کرام اور تابعین عظام) کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ باخبر تھے اور انہیں زیادہ اچھی طرح سمجھتے تھے اور ان کے مطلب ومقصد سے خوب واقف تھے۔ لہٰذا ان کا مذہب متاخرین کے مذہب سے زیادہ پختہ اور زیادہ سلامتی والا ہے۔

اور جو شخص اس بات کا قائل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے لحاظ سے ہر جگہ موجود ہے، وہ حلول کا عقیدہ رکھنے والا ہے، لہٰذا وہ کافر ہے اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ علم کے لحاظ سے ہر جگہ ہے، ذات کے لحاظ سے نہیں وہ وہ صحیح کہتا ہے اور جو شخص غلو کرتے ہوئے تمام صحیح احادیث نبویہ کا انکار کرتا ہے اور صرف قرآن پر ایمان لانے کا دعوی کرتا ہے تو وہ بھی کافر ہے اس کے پیچھے نماز جائز ہے، نہ اس کی اقتداء میں ادا کی ہوئی نماز ہوتی ہے۔ اسی طرح جو شخص اسمائے حسنیٰ اور صفات باری تعالیٰ اور قیامت وغیرہ کی نصوص کی تاویل کرتا ہے اور وحدة الوجود کا قائل ہے یا اللہ تعالیٰ کو ایک ایسا کلی وجود قرار دیتا ہے جس کا وجود صرف ذہن میں ہے ذہن سے باہر کہیں نہیں، یا موت کے بعد جسمانی طور پر اٹھنے کا انکار کرتے ہوئے روحانی طور پر اٹھنے کا قائل ہے تو وہ بھی کافر ہے، اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ مذکورہ بالا افراد میں سے جو کوئی توبہ کرلے ہم اس کی توبہ کو صحیح سمجھیں گے اور اس کے

دل کی صحیح کیفیت اللہ کے علم میں ہے۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہِ وَصَحْبِہِ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ ۔ رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان ، نائب صدر : عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم- صفحہ 32

محدث فتویٰ